اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

غلام نبی ایڈیٹر

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ ہیر
سہ ماہی ۔ ۱۲/ لعہ
بیرون ہند سالانہ
معہ محصول

قیمت ایک آنہ

نمبر ۲۷۹	مطابق ۴ دسمبر ۱۹۳۸ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۵۷ھ	جلد ۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

کیا تمہاری عید حقیقی عید ہے؟

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا حقیقی عید ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج ہم لوگ اس جگہ عید کی خاطر جمع ہوئے ہیں۔ اور عید خوشی کا نام ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہماری آج کی خوشی کس سبب سے ہے؟ آیا اسلئے کہ آج کئی لوگوں کے گھر سیویاں پکی ہیں۔ یا کئی لوگوں نے نئے کپڑے پہنے ہیں۔ یا اسلئے کہ آج چھٹی ہے۔ اور ہم لوگ اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اور دوستوں کی ملاقات کا موقعہ ہمیں ملا ہے۔ یا ہم اس لئے خوش ہیں۔ کہ ہمارے ارد گرد کے لوگ خوش نظر آتے ہیں۔ اور اُن کی خوشی نے ہمارے دلوں پر بھی اثر کیا ہے۔ یا ہم اس لئے خوش ہیں۔ کہ آج روزوں کی مصیبت سے ہمارا چھٹکارا ہو گیا ہے۔ اور ہم جب چاہیں۔ کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور جب چاہیں۔ پانی پی سکتے ہیں۔ یا ہم اس لئے خوش ہیں۔ کہ پہلے تو ہم اپنے ہم مذہب بھائیوں کے ڈر سے ظاہر میں کھا نہیں سکتے تھے۔ اور گو روزہ دار نہ تھے۔ مگر پھر بھی ہمیں چھپ چھپ کر اپنی خواہشات پوری کرنی پڑتی تھیں۔ ان سب وجوہ میں سے کونسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ ہے جس کے سبب سے ہم خوش ہو سکتے ہیں یا جو وجہ خوشی کا معقول سبب کہلا سکتی ہے۔ ان وجوہ کے علاوہ ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے جس کے سبب سے ہم آج خوش ہیں۔ اور وہ وجہ یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کے ماننے کی توفیق بخشی اور گزشتہ مہینہ میں باوجود اس کے کہ ہمارے گھروں میں کھانے کے سامان موجود تھے۔ ہمیں اپنی خاطر فاقہ کرنے کی توفیق دی۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہر مومن یہ جو آخری وجہ میں نے بیان کی ہے اسی کو عید کی خوشی کا سبب سمجھتا ہے اور حقیقتاً ایک مومن کے لئے اس سے زیادہ خوشی کا سبب کوئی نہیں ہوسکتا۔ کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشی کے ساتھ تکلیف اٹھانے کا موقعہ ملا ہو۔ اور یہ موقع جس مومن کو نصیب ہو جاتا ہے۔ وہ اُسی دن سے اپنے لئے عید کا منتظر ہو جاتا ہے۔ اور جان لیتا ہے کہ اگر میں کمزور بندہ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا معاملہ کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ جس کے خزانے وسیع ہیں۔ اور جو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ وہ کبھی بھی مجھ سے غداری نہیں کرے گا بلکہ میری وفاداری سے بڑھکر وفاداری کا معاملہ کرے گا۔ اور میری محبت سے بڑھکر محبت کا اظہار کرے گا۔ اور واقعہ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ کبھی کسی بندے نے خدا کی راہ میں اخلاص اور تقوے کے ساتھ کوئی قربانی نہیں کی۔ کہ اس سے ہزاروں گُنے بڑھ کر اس کے رب نے اس کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کی غیرت کا نمونہ تم اس میں دیکھ سکتے ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کے وفات پا جانے کے قریباً تین ہزار سال بعد جبکہ دنیا کا اکثر حصہ انکے نام کو بھی بھول گیا تھا اور خود اُن کی اپنی اولادیں اُن کے کام کو فراموش کر چکی تھیں۔ جب ابرھہ والئے یمن نے اس مقام کو گرانے کا ارادہ کیا جس مقام کو کہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ تو خُدا تعالیٰ کی غیرت اس طرح بھڑکی۔ کہ ابرھہ کے لشکر میں شدید طور پر چیچک کی وبا پھیل گئی۔ اور چند ہی دن میں اس کا لشکر تباہ و برباد ہو گیا۔ اور جو بچے وہ ناکام و نامراد ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ جب ابرھہ کے لشکر نے مکہ پر چڑھائی کی۔ تو خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ابرھہ کے لشکر سے ڈر کر اس امانت کو چھوڑ کر بھاگ گئی جو ابراہیمؑ نے ان کے سپرد کی تھی۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ جب تک ابرھہ کا لشکر واپس نہیں جائے گا۔ وہ مکہ کے گرد کی پہاڑیوں میں چھپے بیٹھے رہینگے اور مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ تاکہ ابرھہ کا لشکر انہیں نقصان نہ پہونچائے۔ مگر جب ابراہیم کی اولاد اپنے دادا کی امانت کو چھوڑ کر مکہ سے بھاگ رہی تھی۔ زمین و آسمان کا مالک خدائے قہار عرشِ عظیم پر سے سات آسمانوں کو طے کرتا ہوا زمین پر اتر رہا تھا۔ تاکہ وہ اس نشان کی حفاظت کرے جو ابراہیم علیہ السلام نے قریباً تین ہزار سال پہلے دنیا میں قائم کیا تھا۔ اور وہ نہیں ہٹا جب تک اس نے اس نشان کی حفاظت کے سامان نہیں کر لئے۔ اور اس دشمن کو تباہ و برباد نہیں کر دیا جو ابراہیمی نشان کو مٹانے کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیں اپنی اسی قسم کی غیرت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

درخواست دعا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ آپ کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب وُہ فرماتا ہے۔ کہ اِتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی۔ اَے انسانو! تم اسی طرح اخلاص کا تعلق میرے ساتھ پیدا کرو۔ جس طرح ابراھیمؑ نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا تھا۔ تو پھر دیکھو۔ کہ کیا مَیں اسی طرح تمہارے ساتھ معاملہ نہیں کرتا۔ جس طرح میں نے ابراہیمؑ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ کئی ہوں گے۔ جو اللہ تعالےٰ کے ابراہیمؑ کے ساتھ معاملہ کو دیکھ کر رشک کرتے ہوں گے۔ کہ کاش خدا ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کرتا۔ لیکن وُہ کبھی یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ ہم نے بھی تو خُدا سے وُہ معاملہ نہیں کیا۔ جو ابراھیمؑ نے اپنے رب سے کیا تھا۔ ابراھیمؑ تو ہر مصیبت کے بعد اپنے اُوپر خداتعالےٰ کا ایک احسان خیال کرتا تھا۔ اور تکالیف اور مصائب کے بعد بجائے اللہ تعالےٰ سے شکوہ کرنے کے اُس کا ممنون بنتا تھا۔ اور یہی رنگ ہے۔ جسے پیدا کیا جائے۔ تو انسان کے ساتھ خدا کا بھی وُہی معاملہ ہوتا ہے۔ جو پہلے زمانہ میں ابراھیمؑ سے ہوا۔ اور آج بھی ابراہیمؑ سے ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ابراہیمؑ سے ہوتا رہے گا۔ ابراہیمؑ مر گیا۔ اُس کی خدمتیں ختم ہو گئیں۔ اُس کی وفاداریوں کا زمانہ جاتا رہا۔ اُس کی تکلیفیں بھی کٹ گئیں۔ اُس کی قربانیاں بھی جاتی رہیں وُہ اب اگلے جہان کی لذّتوں اور نعماء سے مسرور ہو رہا ہے۔ مگر اُس کا خُدا زندہ ہے۔ باوجود اس کے کہ ابراہیمؑ کی قربانیاں ختم ہو چکیں۔ خدا کے انعام ختم ہونے میں نہیں آتے۔ کیونکہ ابراہیمؑ نے وُہ کچھ کیا۔ جو اُس کی شان کے مطابق تھا۔ اور اُس کے خُدا نے وہ کیا۔ جو اس کی شان کے مُطابق تھا۔ ابراہیمؑ جو ایک فانی وجُود تھا۔ اُس نے اپنی محدُود زندگی کو خُدا کے لئے خرچ کر دیا۔ اور خُدا تعالےٰ جو غیر فانی ہے۔ اُس نے اپنی اَبدی ہستی کو ابراہیمؑ کے اعزاز کے لئے مقرّر فرما دِیا۔ اور جو شخص ابراہیمؑ کے نقش پر چلے گا۔ خُدا تعالےٰ اُس سے بھی یہی معاملہ کرے گا۔ اور اُسے کبھی نہیں چھوڑیگا خواہ اُس کے اپنے عزیز اور دوست بھی اُسے چھوڑ دیں۔ اور اُس وقت بھی اُسے نہیں چھوڑے گا جب وُہ وفات پا جائے گا۔ بلکہ اُس وقت بھی نہیں چھوڑے گا۔ جب کہ اُس کی اپنی اَولاد اُس کے نام کو بھی بھول جائے گی۔ کیونکہ بندوں کا حافظہ کمزور ہے۔ مگر ہمارا خُدا عَلِیْم و خَبِیْر ہے۔ کوئی چیز اُس کے حافظہ سے نہیں اُترتی۔ اور کوئی چیز اُس کے عِلم سے باہر نہیں نِکلتی ٭

پس اَے عزیزو! تُم اپنے نفسوں میں غور کر کے دیکھو۔ کہ تُم آج کیوں خوش ہو اور پھر جو جواب تمہارے نفس دیں۔ تُم اُن کے اُوپر غور کرو۔ کہ کیا تمہاری عِید حقیقی عِید ہے۔ اگر تمہارے نفس تمہیں یہ جواب دیں۔ کہ ہم عِید اِس لئے منا رہے ہیں۔ کہ آج چھٹی کا دِن ہے۔ تمام یار دوست اکٹھے ہوں گے۔ سہیلیاں اور ہمجولیاں جمع ہوں گی۔ مرد اور عورتیں اپنے اپنے حلقوں میں اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے دل خوش کریں گے۔ تو پھر تُم خود سوچ لو۔ کہ تمہاری اس عید کے بدلہ میں تمہیں خُدا کی طرف سے کیا مِلنا چاہیئے۔ تمہاری اس عید میں خُدا کا کیا حصّہ ہے؟ جتنا حصّہ تمہاری عید میں خُدا کا ہوگا۔ اُتنا ہی بدلہ تمہیں خُدا کی طرف سے مِل جائے گا۔ مگر جس عِید کا مَیں نے ذکر کیا ہے اُس کا بدلہ تو اسی کے اندر شامل ہے۔ دوست جمع ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہیلیاں جمع ہوتی ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیتے ہیں۔ کچھ وقت خوشی میں گزار لیتے ہیں۔ اور اِس طرح عید کی قُربانی اور عید کی قُربانی کا بدلہ دونوں ہی وہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔ جو جزا کے قابل ہو۔ پس یہ عید اُسی دن ختم ہو جاتی ہے۔ اور اُس کے انعامات دوسرے دن کے لئے چھوڑے نہیں جاتے۔ پھر اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے۔ کہ مَیں تو اِس لئے عید منا رہا ہوں۔ کہ سب لوگ باقی بھی عید منا رہے ہیں۔ اور جدھر میری قوم جا رہی ہے۔ اُدھر ہی میں چل رہا ہوں۔ تو تم سمجھ لو کہ تمہارا بدلہ بھی آج ہی ختم ہو گیا۔ کیونکہ تم اپنی قوم کے ساتھ یہاں جمع ہو گئے۔ اور تم نے اپنا مقصود پا لیا۔ جس چیز کے لئے تمہاری قُربانی تھی وُہ تم کو مل گئی۔ اور اب کِسی مزید جزا کی امید رکھنا عبث اور فضول ہے۔ اور اگر تمہارا نفس تم کو یہ جواب دے۔ کہ مَیں تو آج اس لئے خوش ہوں کہ پہلے چوری چھپے کھانا پڑتا تھا۔ اور آج علی الاعلان بیٹھ کر کھانے کھاؤں گا۔ اور کوئی مجھے ٹوک نہ سکے گا تو تم سمجھ لو کہ تم تو اقراری مجرم ہو۔ تم کسی جزائے نیک کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ تم تو خدا کی گرفت اور سزا کے مستحق ہو۔ کیونکہ تم نے اُس کے احکام کی ہتک کی۔ اور اُس کے ارشادات کو حقیر جانا۔ تمہارے روزے بھی تمہارے لئے لعنت تھے۔ اور تمہاری عید بھی تمہارے لئے لعنت ہے۔ نہ روزوں نے تمہیں خُدا کے قریب کیا۔ اور نہ عید نے تمہیں خدا کے قریب کیا۔ اور اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے۔ کہ مَیں تو اِس لئے خوش ہوں۔ کہ مجھے روزوں کے ایّام سے چھٹکارا نصیب ہوا۔ اور وُہ تکلیف جو میں روزے کی وجہ سے روزانہ اٹھایا کرتا تھا آج مجھے اُس سے نجات حاصل ہوئی۔ تو وُہ بھی سمجھ لے۔ کہ جس طرح اس نے خُدا کے حکم کو چٹی سمجھا ہے۔ خدا بھی اُس کے بدلہ کو چٹی ہی سمجھے گا۔ وُہ اُسے بدلہ تو کچھ دے دیگا مگر جس طرح چٹی کا کام دہرایا نہیں جاتا۔ اسی طرح خدا کا بدلہ بھی دوھرایا نہیں جائیگا۔ وُہ ایک ہی دفعہ مل کر ختم ہو جائے گا۔ اور بار بار آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ میں تو آج اس لئے خوش ہوں۔ کہ میں خُدائی امتحان میں پُورا اترا۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والے حکم کو باوجود اس کے کہ اس میں میرے لئے تکلیفیں تھیں میں نے خوشی سے پُورا کیا۔ اور ایک دن بھی میرے دل میں ملال پیدا نہیں ہُوا۔ اور میں اُسے اپنے لئے رحمت سمجھتا رہا۔ اور مَیں نے اُسے سزا یا جرمانہ نہیں سمجھا۔ مَیں نے اُس حکم کو قبول کیا اس نیت اور اس ارادہ کے ساتھ کہ اگر یہ حکم مجھے بار بار ملے گا تو مَیں بار بار اس کی تعمیل کروں گا۔ اور مونہہ نہیں موڑونگا جب تک کہ میری جان میں جان ہے۔ اور میرے دماغ میں ہوش وحواس ہیں۔ اور میرے دل میں حرکت ہے تو وہ سمجھ لے۔ کہ اُس کا خدا اُس سے گرا ہُوا نہیں ہے بلکہ اُس سے بہت زیادہ بلند شان رکھتا ہے۔ جس طرح اس نے کہا کہ مَیں خوشی سے خدا کے امتحان کو قبول کروں گا۔ خدا بھی عرش سے کہے گا۔ کہ میں خوشی سے اس بندے کو قبول کرونگا اور جس طرح اس نے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں میں بار بار ایسے حکموں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کا خدا بھی کہے گا کہ جب تک میں ہوں میں بار بار اس پر انعام کرنے کیلئے تیار ہوں بندے کا عہد تو تیس چالیس سال کے اندر ختم ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ موت آکر اُس کو اِس عہد سے آزاد کر دے گی۔ مگر خُدا کا عہد کبھی ختم نہیں ہوگا۔ کیونکہ خُدا کے لئے کوئی موت نہیں۔ اور اُس کے انعامات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اُس کے خزانوں کی کوئی حدبندی نہیں۔

پس یاد رکھو۔ کہ تمہاری عید تبھی عید کہلا سکتی ہے۔ جبکہ وُہ آخری قسم کی عید ہو۔ اور اگر وُہ آخری قسم کی عید نہیں ہے۔ تو یا تو وُہ ایک فضول اور عبث چیز ہے۔ جس کی قیمت چند فضول ضائع کئے ہُوئے گھنٹوں سے زیادہ نہیں۔ اور یا پھر وُہ ایک لعنت ہے۔ جسے قبول کرنے کی بجائے رد کر دینا زیادہ مناسب ہے۔ لیکن اگر وُہ عید اس قسم کی ہے۔ جو میں نے مومنوں کی شان کے مطابق بیان کی ہے۔ تو وُہ عید ایک قیمتی چیز ہے۔ اُس کے لئے جتنی بھی قربانی کی جائے۔ کم ہے۔ اور جتنی بھی فدائیت اُس کے لئے دکھائی جائے۔ وُہ بے حقیقت ہے۔

پس اے دوستو! اِس عید کی تلاش کرو۔ کہ عید یہ نہیں۔ جو ہم یہاں جمع ہُوئے۔ اور عید یہ بھی نہیں۔ جو ہم نے دو رکعت نماز پڑھی ہے۔ اور عید یہ بھی نہیں۔ جو ہم نے یہاں بیٹھ کر خطبہ پڑھایا یا سُنا ہے۔ عید تو ہمارے دل کی وُہ آواز ہے۔ جو آج خدا کی طرف جا رہی ہے۔ اور عید تو وُہ جواب ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہماری طرف آرہا ہے۔ اگر وُہ آواز مومنانہ آواز تھی۔ اور اگر وُہ جواب مربیانہ جواب ہے۔ تو ہمارا خطبہ خُطبہ ہے۔ اور ہماری نماز نماز ہے۔ اور ہماری خوشی خوشی ہے۔ اور اگر یہ بات نہیں۔ تو نہ ہمارا خُطبہ خُطبہ ہے۔ نہ ہماری عید عید ہے۔ اور نہ ہماری خوشی خوشی ہے۔ اس صُورت میں تو بہتر ہوتا۔ کہ ہم بجائے اِس جگہ پر جمع ہونے کے جنگلوں میں نکل جاتے۔ اور تنہائی کے مقاموں میں اپنے سر زمین پر رکھ کر خُدا کے حضُور میں گریہ وزاری کرتے۔ کہ اے خُدا ہمارے دل مر گئے۔ اور ہمارے ایمان جاتے رہے۔ کیونکہ ہم نے نہ تیرے رمضان کو سمجھا۔ اور نہ تیری عید کی قدر کی۔ ہم پر رحم کر۔ اور ہمیں سچا رمضان دِکھلا۔ اور ہمیں سچّی عید سے مسرور کر۔ شائد کہ اِس طرح ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہوتا۔ اور شائد کہ آئندہ رمضان ہمارے لئے حقیقی رمضان ثابت ہوتا۔ اور آئندہ عید ہمارے لئے حقیقی عید ثابت ہوتی۔ اور اگر تمہارا نفس تمہیں وُہی جواب دیتا ہے۔ جو میں نے کہا ہے کہ اسے دینا چاہیئے۔ تو اے عزیزو! پھر بھی تمہارے لئے مطمئن ہونے کا موقعہ نہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ اِنسان کا نفس اُسے دھوکا بھی دیا کرتا ہے۔ پھر بھی تم کو فکر کرنی چاہیئے کہ کیا اُس کا جواب صحیح ہے۔ یا نہیں؟ اور یہ امتحان تم اس طرح کر سکتے ہو۔ کہ جب جب بھی اور جس جس رنگ میں بھی خُدا کے لئے قربانی کی آواز تمہارے کان میں پہونچتی ہے۔ تو تمہارا نفس خوشی سے اس کو قبول کیا کرتا ہے۔ یا نہیں؟ یا اُسے ہمیشہ چٹّی سمجھتا ہے یا بعض موقعوں پر اُسے چٹّی سمجھتا ہے۔ اگر وُہ خُدا کی راہ میں قربانی کو ادا تو کرتا ہے۔ لیکن اسے چٹّی سمجھتا ہے۔ تو جان لو۔ کہ تمہارے ایمان میں بہُت بڑا نقص ہے۔ لیکن اگر تم اپنی زندگی کا مطالعہ کر کے یہ معلُوم کرو۔ کہ خُدا تعالےٰ کی راہ میں بعض قربانیاں تم پر شاق گزرتی ہیں۔ اور چٹّی معلُوم ہوتی ہیں۔ تو تمہیں ڈر جانا چاہیئے۔ کہ شائد جو قربانیاں تم کرتے ہو۔ اُن کی وجہ بھی اخلاص نہیں۔ بلکہ اُس کے بواعث بعض ایسے نفسیاتی محرکات ہیں۔ جو تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہیں اور خدا کی محبّت اُن کا موجب نہیں۔ پس باوجود اس کے کہ تمہارا نفس بعض دفعہ نیکی کی طرف راغب ہے۔ تمہیں اپنے لئے خطرہ محسُوس کرنا چاہیئے۔ اور اِصلاح کی مزید کوشش کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آخر میں مَیں کہتا ہوں کہ جبکہ خدا کی راہ میں قربانی حقیقی عید ہے۔ اور اس کے سوا کوئی عید نہیں۔ تو وُہ شخص جو تمہیں قربانی کی طرف بلاتا ہے۔ ہلاکت کی طرف نہیں بلکہ عید کی طرف بلاتا ہے۔ وُہ تمہارا دشمن نہیں بلکہ تمہارا خیر خواہ ہے۔ اور جب بھی اُس کی آواز کو سنکر تمہارے دلوں میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ اس شخص کے ہاتھوں ہماری جان کس طرح مصیبت میں پڑ گئی ہے۔ تو اُس وقت تم اپنی خیر خواہی نہیں کر رہے ہوتے بلکہ تم اپنے ساتھ اور اپنے خیر خواہ کے ساتھ دشمنی کر رہے ہوتے ہو۔ کیونکہ وُہ تمہیں عید کی طرف بلاتا ہے۔ اور تم ماتم کی طرف جانا چاہتے ہو۔ مَیں نے جو ماتم کا لفظ بولا ہے۔ یہ یونہی نہیں بولا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے اشخاص کی نسبت فرماتے ہیں کہ ؎

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آنکہ اُو را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

یعنی اے خدا جس شخص کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کے لئے قربانیاں کرنے کی تڑپ نہیں ہے۔ تو کبھی بھی اس کے دل کو خوشی مت دکھائیو۔ اور اُسے سوگوار ہی رکھیو۔ پس جب مَیں نے تمہیں کہا کہ وُہ جو تمہیں خدا کی راہ میں قربانیوں کے لئے بلاتا ہے۔ وُہ تمہیں عید کے لئے بلاتا ہے۔ اور تمہارا نفس یا تمہارا دوست جو تمہیں کہتا ہے کہ دیکھنا اس وادی میں قدم نہ رکھنا کہ یہاں تو قدم قدم پر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ آنکھوں دیکھتے ہوئے کیوں اپنے آپ کو تباہی میں ڈالتے ہو۔ وُہ تمہارا نفس اور وُہ تمہارا دوست تمہارے حقیقی دشمن ہیں۔ اور وُہ چاہتے ہیں۔ کہ تمہارے گھروں میں ماتموں کی صف بچھ جائے اور عید کبھی تمہارے نزدیک بھی نہ آئے۔ کیونکہ تم خیال بھی نہیں کرسکتے۔ کہ خدا کے حضور میں ایک طرف تو تمہاری التجائیں پیش ہو رہی ہوں کہ اے خدا ہمیں عید دکھا اور دوسری طرف خدا کے عرش کا پایہ پکڑ کر آخری زمانہ کا نبی اور خاتم الخلفاء اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز اور نائب کھڑا ہوا التجا کر رہا ہو کہ ؎

اے خُدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را

اے خدا اس تاریک دل کو ہرگز خوشی نہ دیجیو۔ تو خُدا تمہاری دُعا کو سن لے اور اپنے مامور اور مرسل کی دُعا کو رَد کردے۔ یقیناً تمہاری ہی دُعا رد کی جائے گی۔ اور یقیناً اسی کی دعا قبول کی جائے گی۔ تم اپنے لئے عید لے کر نہیں لوٹو گے۔ بلکہ وہی تمہارے لئے ماتم لے کر لوٹے گا۔ کیونکہ جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے عید نہ چاہی وُہ ہرگز عید کا مستحق نہیں۔ وُہ ہرگز عید کا مستحق نہیں اور وُہ ہرگز عید کا مستحق نہیں۔ تمہارے ناک رگڑے جائیں۔ تمہاری آنکھیں روتے روتے اندھی ہو جائیں۔ مگر جب تک کہ دین کے لئے سچی قربانی کر کے تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے عید نہیں لاؤ گے تمہیں کبھی عید نصیب نہیں ہوگی۔ اور کبھی نصیب نہیں ہوگی۔ لیکن اگر تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے عید لاؤ۔ تو تم ایک عید لاؤ گے تو خدا تمہارے لئے سو عیدیں لائے گا۔ اور تمہارے گھروں کو برکتوں سے بھر دے گا۔ کیونکہ ہمارا خُدا غیور خُدا ہے۔ وُہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا رسول تمہارے احسان کے نیچے رہے۔ وُہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا دین تمہارے احسان کے نیچے رہے۔ وہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا مسیح تمہارے احسان کے نیچے رہے۔ بلکہ وُہ یہ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا خلیفہ تمہارے احسان کے نیچے رہے*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جو کچھ قربانی تم اُس کی آواز کے جواب میں کرو گے۔ اُس سے بہت بڑھ کر تم اور تمہاری اولادیں بدلہ پائیں گی۔ اب اگر تمہارے دلوں میں ایمان ہے۔ تو اس بات کو سوچو کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خدا کے خاتم النبیین ہوں۔ اور مسیح موعود خدا کی طرف سے خاتم الخلفاء ہوں۔ اور اسلام اور احمدیت سچی ہو۔ اور وہ بات غلط ہو جو مَیں نے اِس وقت کہی ہے۔ اگر یہ ممکن ہے۔ تو بیشک سمجھو کہ جو کچھ مَیں کہتا ہوں غلط کہتا ہوں۔ اور اگر یہ ممکن ہی نہیں تو کیا تم میں سے وہ لوگ پاگل نہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص ہم کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور ہم سے ایسی قربانیاں چاہتا ہے۔ جن کی ہم میں برداشت اور طاقت نہیں۔ مَیں تو تم سے کچھ بھی نہیں چاہتا۔ مَیں تو تم سے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے عید مانگتا ہوں۔ تم میں سے کئی عید کے دن مجھے تحفہ دیتے ہیں۔ مگر مجھے ان تحفوں سے کیا فائدہ۔ اور مجھے ان تحفوں سے کیا غرض۔ میری عیدی تو وہی ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ملتی ہے۔ اسی عیدی میں میری عیدی شامل ہے اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا دل خوش ہوتا ہے تو ہمارا دل بھی خوش ہوتا ہے۔ اور اگر ان کا دل خوش نہیں ہوتا تو نہ ہمیں جمع ہونے میں کوئی خوشی ہے۔ اور نہ ہمیں جدا ہونے میں کوئی رنج ہے۔ ہمارا ایمان کم سے کم اس عورت کے ایمان کے مطابق تو ہونا چاہئے جس نے اُحد کے جنگ کے وقت میں جب یہ خبر سنی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ تو وہ گھبرا کر مدینہ سے باہر آ گئی اور جب ایک سوار نے جو اُحد کی طرف سے واپس آ رہا تھا۔ آگے بڑھ کر اس عورت کو کہا۔ اے بہن تیرا خاوند مارا گیا ہے۔ تو اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا کیا حال ہے۔

چونکہ اس کو معلوم تھا۔ کہ آپ خیریت سے ہیں۔ اس لئے وہ اُس عورت کے قلب کی کیفیت کو نہ سمجھ سکا۔ اور اُس نے بجائے اُس کے سوال کا جواب دینے کے اسے یہ کہا کہ اے بہن مجھے افسوس ہے۔ کہ تیرا باپ بھی مارا گیا ہے۔ اس عورت نے پھر آگے سے یہی جواب دیا کہ مجھے یہ بتاؤ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا کیا حال ہے۔ تب بھی اس شخص نے اس حقیقت کو نہ سمجھا اور کہا اے بہن مجھے افسوس ہے۔ کہ تیرے دونوں بھائی بھی مارے گئے ہیں۔ تب اس عورت نے جھنجھلا کر کہا اے شخص تجھے کیا ہو گیا ہے۔ مَیں تجھ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خبر پوچھتی ہوں۔ اور تُو میرے رشتہ داروں کی خبریں مجھے بتا رہا ہے اس نے کہا بہن وہ تو اچھی طرح ہیں۔ تب اس عورت نے کہا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خیریت سے ہیں۔ تو مجھے نہیں پروا کہ کون مارا گیا اور کون نہیں مارا گیا۔ یہی وہ ایمان ہے۔ جو سچی خوشی دکھاتا ہے۔ اور یہی وہ ایمان ہے۔ جو سچی عید دکھاتا ہے۔ غور تو کرو کہ اس عورت کا باپ مارا گیا۔ اس کے بھائی مارے گئے۔ اس کا خاوند مارا گیا۔ مگر اُس کے دل میں ماتم کی صف نہیں بچھی۔ بلکہ اس کے دل میں عید منائی جا رہی تھی۔ اور اس کا دل پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ میرا محمدؐ خیریت سے ہے۔ میرا محمدؐ خیریت سے ہے۔ یہ وہ ایمان ہے۔ جو سچی عیدیں لاتا ہے۔ یہ وہ ایمان ہے۔ جس کے بعد خدا تعالےٰ اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے۔ کہ اُس شخص کے لئے عید ہی عید آئے۔ اور اس کے رنج بھی خوشیاں بنجائیں۔ اور اس کی خوشیاں بھی خوشیاں بن جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اُس کی پیدائش بھی دنیا کے لئے رحمت ہو اور اس کی موت بھی دنیا کے لئے رحمت ہو مجھے یاد ہے کہ ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت ہی محبت رکھتے تھے۔ جب بیمار ہوًا یہ سنہ کی بات ہے تو حضرت خلیفہ اول رضؓ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب اس کا علاج کیا کرتے تھے اسے محرقہ بخار تھا اور یہ بخار لمبا چلا کرتا ہے شائد وہ بھی چودہ پندرہ دن تک بیمار رہا۔ میں ہی اس کا تیماردار تھا اور دوائی پلانی میرے ہی سپرد تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی اس کی تیمارداری کرتے تھے اور ان ایام میں مجھے یاد نہیں کہ جب بھی میں سویا ہوں میں نے اپنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سویا ہوًا دیکھا ہو اور جب بھی میں جاگا ہوں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے سے پہلے جاگا ہوًا نہ دیکھا ہو اور رات اور دن اس کی خدمت میں مصروف نہ پایا ہو آپ کی اس تیمارداری اور آپ کے اس احساس کو دیکھ کر بعض لوگوں کے دلوں میں خیال تھا کہ اُس کی وفات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت صدمہ ہوگا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جس دن وہ فوت ہوًا بظاہر اس کا بخار تو کم ہو رہا تھا مگر اس کا ضُعف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ صبح کی نماز پڑھ کے جب میں گھر میں داخل ہوًا تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم یہ تو مجھے یقیناً یاد ہیں اور شاید ان کے سوا اور بھی کوئی دوست تھے جن کا نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔ میرے ساتھ ہی اندر آئے۔ مبارک احمد اس وقت آرام سے لیٹا ہوًا تھا حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اُس کی نبض دیکھی اور میں نے دیکھا کہ اُن کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا ہے اور کانپتی ہوئی آواز میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آواز دی اور کہا حضور بہت ضُعف ہے مُشک لائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹرنک کی طرف گئے تاکہ اس میں سے مُشک نکالیں تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے پھر گھبرا کر کہا حضور جلدی کریں بہت زیادہ ضُعف ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ہاتھ پُہنچے کے پاس سے ہٹا کر کُہنی کے اوپر رکھا اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو دیکھ کر کہا کہ اب نبض صرف یہاں محسوس ہوتی ہے۔ پھر آپ نے گھبرا کر کہا حضور جلدی کریں اور میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ صدمہ کی وجہ سے بہ مشکل کھڑے تھے۔ اور اُن کا جسم کانپ رہا تھا آخر ضعف کی وجہ سے آپ زمین پر بیٹھ گئے اور پھر انہوں نے کہا حضور جلدی کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹرنک بند کر دیا اور فرمایا مولوی صاحب شائد اس کی نزع کا وقت ہے۔ پھر واپس آئے۔ نبض پر ہاتھ رکھا اور فرمایا یہ تو فوت ہوگیا ہے۔ پھر اسی وقت آپ نے کاغذ منگوایا اور دوستوں کو باہر خط لکھنے شروع کر دیئے کہ مبارک احمد کی بیماری کی وجہ سے بہت سے دوستوں کو تشویش تھی۔ اس لئے میں اطلاع کے طور پر لکھ رہا ہوں کہ مبارک احمد فوت ہوگیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی۔ اس نے وہ امانت اٹھالی اور ہمیں رنج کی کوئی وجہ نہیں۔ جب تک وہ زندہ تھا ہم نے خدمت کر کے ثواب حاصل کر لیا اور اب جو وہ وفات پاگیا تو ہمیں اس پر کوئی رنج نہیں۔ پھر آپ جب جنازہ کے لئے باہر تشریف لے گئے تو میں نہیں کہہ سکتا جنازہ سے پہلے یا بعد میں آپ دوستوں سمیت باغ میں بیٹھ گئے اور فرمایا دیکھو اللہ تعالےٰ کے بندوں کے لئے ہر موقع پر خوشی کا سامان ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ لوگوں کے بچے مرتے ہیں اور ان کے گھروں میں ماتم پڑ جاتا ہے مگر ہمارا بچہ فوت ہوًا تو معاً ہمیں وہ الہامات یاد آگئے جو اس کی وفات کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالوں پہلے نازل ہو چکے تھے۔ بلکہ بعض اُس کی پیدائش سے بھی پہلے نازل ہو چکے تھے۔ اور ہمارا دل خوشی سے بھر گیا کہ دنیوی دوست تو مصیبت آنے کے بعد ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر ہمارے خدا نے اس بچہ کی پیدائش سے بھی پہلے ہم سے ماتم پُرسی کر چھوڑی تھی۔ اور ہم سے ہمدردی کا اظہار کر دیا تھا۔ پس یہ رنج کا موقع نہیں ہمارے لئے خوشی کا موقع ہے۔ اِس لئے بھی کہ ہمارا خدا ہم سے خوش ہے۔ اور اِس لئے بھی کہ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور جب خدا کی باتیں پوری ہوں تو مومن غمگین کب ہو سکتا ہے۔ اب یہ دیکھو کیسی عمدہ مثال اِس امر کی ہے کہ جو سچا مومن ہو۔ اُس کے لئے رنج کی گھڑیاں بھی خوشی کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اب دیکھ لو جو معاملہ میرے ہی ساتھ ہے۔ کہ کوئی فتنہ جماعت میں ایسا نہیں آیا جس سے پہلے اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر نہ دی ہو۔ اور وہ چھپ نہ گئی ہو۔ بلکہ تفصیلات تک بعض دفعہ اُس نے بتا دی ہیں۔ اِن مصائب کو دیکھ کر گو بشریّت کے طور پر ایک قدرے قلیل رنج پیدا ہو۔ مگر وہ اُس خوشی کے مقابلہ میں کچھ بھی تو حقیقت نہیں رکھتا۔ جو اِس بات کو دیکھ کر ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں پہلے ہی اِس سے خبردار کر دیا تھا۔ ہمیں اگر اس کا افسوس ہو سکتا ہے تو اتنا ہی ہو سکتا ہے کہ شائد اس شرارت کی وجہ سے سلسلہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لیکن خدا نے جب پہلے ہی اس فتنہ کی خبر دے دی ہو اور یہ بھی خوشخبری دے دی ہو کہ دشمن ناکام رہے گا اور ہماری ہی فتح ہوگی تو پھر خوشی کی نسبت رنج کی نسبت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یوں تو اس دنیا میں مشکلات اور مصیبتیں لگی ہوئی ہیں۔ انسانی زندگی ہی خدا نے ایسی بنائی ہے۔ اصل سوال تو احساس کا ہوتا ہے۔ اگر مصیبتیں اور تکلیفیں اور فتنے اور ابتلاء انسان کو دبا نہ دیں

اور مغلوب نہ کر لیں اور خدا کی محبت اور اس کا پیار اس کے دل کو بڑھاتا رہے اور طاقت دیتا رہے۔ تو عید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹتا اور ماتم کا لباس انسان کے جسم پر نہیں پہنایا جاتا۔ رنج تو صرف ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ہاتھ کو چھو گیا اور عید اِس طرح ہوتی ہے۔ جیسے کسی نے زرہ پہن لی کہ وہ جسم کی حفاظت بھی کرتی ہے اور اس سے جدا بھی نہیں ہوتی۔ پس جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرے وہ سچی خوشی دیکھتا ہے اور اِسی کی خوشی اصل خوشی ہے۔ اور یہ خوشی تبھی نصیب ہوتی ہے۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسط سے وہ خوشی ہمیں ملے۔ کیونکہ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الانبیاء ہی نہیں بلکہ وہ خاتم الانسان بھی ہیں۔ اور درحقیقت اب اُن کے بعد انسان بھی ظلی انسان ہیں۔ پس اگر کوئی انسان خوشی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں خوشی ڈالے۔ پھر وہاں سے وہ خوشی اس کی طرف آئے گی۔ اگر وہ براہ راست اس کو لینا چاہیگا تو وہ اُس کے گلے میں اٹک جائے گی۔ اور نہ نگلی جائیگی اور نہ تھوکی جائے گی۔ اور آخر اس کی موت کا باعث ہوگی اور وہ عید کا دن نہیں بلکہ موت کا دن دیکھے گا۔ لیکن اگر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں خوشی ڈالے گا۔ تو وہ خوشی اِسی طرح بڑھ کر جس طرح ایک اچھا دانہ ایک اچھی زمین میں ایک اچھے موسم میں ایک اچھی طرح تیار کی ہوئی کھیتی میں ڈالا جا کر اور باوقت پانی پا کر اور اچھے موسم میں سے گزرتے ہوئے بڑھتا اور پھلتا اور پھولتا ہے اور کئی گنے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح اس کی وہ تھوڑی سی خوشی جو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں ڈالے گا بڑھے گی اور نشوونما پائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ایک دانہ سے سینکڑوں دانے بن جائیں گے اور پھر وہ کھیتی پک کر کاٹی جائے گی اور اس کا دانہ اس کے بھوسے سے جدا کیا جائے گا اور اس کے خواب وخیال سے بھی زیادہ خوشی کا غلہ فرشتے لا کر اس کے دل میں ڈال دیں گے اور کہیں گے یہ وہی خوشی کا بیج ہے جو تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں بویا تھا۔ تمہاری کھیتی پک گئی اور ہم اسے کاٹ کر تمہارے پاس لائے ہیں۔ تمہاری امانت تمہی کو دی جاتی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی ضرورت نہیں

اے دوستو۔ مختلف پیرایوں میں یہ سبق میں نے تم کو پڑھایا ہے مگر افسوس کہ بہت کم لوگوں کو ابھی یہ یاد ہوا ہے۔ اکثر لوگ سنتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ سنتے ہیں اور بھول جاتے ہیں سنتے ہیں اور بھول جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خدا بھی انہیں بھول بھول جاتا ہے۔ کاش وہ دن آئے جب تم سب کو یہ سبق ہمیشہ کے لئے یاد ہو جائے اور جب تمہارا خدا بھی تمہیں ایسا یاد کرے کہ پھر تم کبھی بھی اس کی یاد سے نہ اترو۔ اللھم آمین

اب دوست مل کر دعا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں سچا مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ امسال سیرۃ النبی صلعم کے جلسوں کی تقریر کا موضوع "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" رکھا گیا ہے۔ اس موضوع پر ایڈیٹر رسالہ ریویو اردو نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ایک مضمون رسالہ ماہ دسمبر میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ پانچ دسمبر کو شائع ہو جائے گا۔ جلسہ سیرۃ النبی پر تقریر کرنے والے اصحاب کے لئے یہ مضمون بہت مفید ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ اسے منگا کر مستفید ہوں۔ رسالہ کا سالانہ چندہ تین روپے اور ایک پرچہ کی قیمت چار آنے ہے۔ یہ ہمارا قومی رسالہ ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے جاری فرمایا تھا۔ حضور کی خواہش تھی کہ اس کے دس ہزار خریدار ہوں۔ رسالہ ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی خریداری منظور کر کے حضرت اقدس کی مذکورہ بالا خواہش کو پورا کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہوں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ

مینارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے احباب کیلئے ایک نادر موقعہ

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کا پلستر کرایا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے مثل سابق احباب سے چندہ فراہم کیا جا رہا ہے صرف تیس احباب سے مبلغ ایک صد روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ لیا جائیگا اور تعداد مذکورہ پوری ہونے پر یہ تحریک بند کر دی جائیگی۔ منارۃ المسیح کی اہمیت احباب سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۸ء میں فرمایا تھا۔

"بعض کام اتنے اہم ہوتے ہیں کہ دنیا میں بطور یادگار قائم رہتے ہیں۔ اور صدیوں تک آنے والی نسلیں اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ مثلاً یہی منارۃ المسیح ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں ایک سو روپیہ دیں گے۔ ان کے نام دنیا میں ہمیشہ بطور یادگار قائم رہیں گے اور آنیوالی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی۔"

درخواستیں آ رہی ہیں ان کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کی رقوم ۱۲ دسمبر ۱۹۳۸ء تک خزانہ میں داخل ہو جائیں گی۔ ان کے نام جلسہ سالانہ سے قبل کندہ کرا دیئے جائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت

جلسہ سالانہ میں اب صرف تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ اور انتظامات جلسہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے جو رقوم چندہ جلسہ سالانہ جماعتوں کے ذمہ لگائی گئی تھیں۔ ان کی ادائیگی آخر نومبر تک ہو جانی ضروری تھی۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتوں کی طرف سے یہ رقم پوری وصول نہیں ہوئی۔ اور بعض احباب اور جماعتوں کی طرف سے تو کچھ بھی وصول نہیں ہوا جس کی وجہ سے منتظمین جلسہ کو روپیہ کی قلت کے باعث مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ لہذا احباب اور عہدہ داران بیرونی کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ براہ مہربانی بہت جلد رقم چندہ جلسہ سالانہ فراہم کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اب اس چندہ کی ادائیگی اور فراہمی میں توقف کی ہرگز گنجائش نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

ضرورت ملازمین

پان میں کھانے کا کتھہ اور دیسی موم خالص شہد فروخت کرنے کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے تنخواہ تیس روپے ماہوار پانچ روپے سالانہ ترقی۔ درخواستیں بنام مینیجر پارک براڈ ویز دہلی کے نام روانہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت باموقعہ اراضی

اس چوک کے قریب جو دارالانوار کے راستے پر واقعہ ہے ایک نہایت باموقعہ اراضی رقبہ ۲ دو کنال برلب سڑک کلاں قابل فروخت ہے۔ یہ قطعہ ایک طرف تو قادیان کی پرانی آبادی کے ساتھ متصل ہے۔ اور دوسری طرف نئی آبادی کی کھلی فضا سے بھی متمتع ہے۔ اور مسجد مبارک سے تین چار منٹ کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ یا جلسہ پر تشریف لاکر زبانی تصفیہ فرمالیں۔

عبدالرحیم درد۔ ایم۔ اے قادیان

\+

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد یار ولد گہنہ ذات کھوکھر سکنہ موضع بخاریاں۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مؤرخہ ۶/۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۸/۱۱/۳۸

(دستخط) خانصاحب میاں نورالدین صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

بورڈ کی مہر

\+

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علی ولد پیرا ذات گلیار سکنہ چک ۲۰۰ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مؤرخہ ۱۷/۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۲/۱۱/۳۸

(دستخط) خان صاحب میاں نورالدین صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

بورڈ کی مہر

\+

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نانک چند ولد کورہ رام ذات نارنگ سکنہ ڈبھر کے داخلی ماجبیر دالا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مؤرخہ ۱۷/۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مؤرخہ ۲۸/۱۱/۳۸ (دستخط) خانصاحب میاں نورالدین صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

بورڈ کی مہر

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱؎ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

رشتے درکار ہیں!

ایک معزز خاندان کی ۲ دو لڑکیوں کے لئے معزز برسر روزگار رشتوں کی ضرورت ہے۔ ایک لڑکی میٹرک پاس ہے۔ اور دوسری میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ دونوں خدا کے فضل سے بہمہ صفت متصف ہیں۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

غ۔ ح معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان دارالامان۔

باورچی کی ضرورت

ایک دوست کو سکھر علاقہ سندھ میں ایک احمدی باورچی کی ضرورت ہے عام قسم کا ہندوستانی کھانا پکا تا جانتا ہو۔ آدمی محنتی اور فرمانبردار ہو۔ تنخواہ پندرہ ۱۵ روپے علاوہ ۲ دو وقت کا کھانا۔ خرچ سفر اگر دس روپے تک ہو تو دیا جائے گا۔

درخواستیں محمد یوسف معرفت

مینجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں

حفصم کے متعلق

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی رائے :-

مکرمی ڈاکٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کی دوائی بواسیر (حفصم) کے استعمال نے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ فوری اور زود اثر چیز ہے۔ اگر آپ از راہ نوازش اور دوائی بھیجدیں تا باقاعدہ استعمال کرکے مکمل فائدہ حاصل کیا جائے۔ تو آپکا مشکور ہونگا والسلام۔ عبدالغفور مبلغ سلسلہ" قیمت دوائی ۱۲ روپے فی شیشی پتہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ ایم۔ بی قادیان

لاہور یکم دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں ایک سکھ کانگرسی ممبر نے جھٹکہ بل پیش کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ذبیحہ کھلے بندوں فروخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جھٹکہ کی بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ کانگرس پارٹی اس بل کی مؤید تھی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اگر یہ بل واپس لے لیا جائے۔ تو وہ اس موضوع پر یونٹی کانفرنس کے ریزولیوشن کو قانون کی صورت میں نافذ کر دیں گے۔ جو تمام اقوام کے لیڈروں کی متفقہ رائے سے یونٹی کانفرنس کی سب کمیٹی نے منظور کیا تھا۔ تقسیم آراء پر یہ بل گر گیا۔ ایک مسلمان کانگرسی ممبر نے اس کے حق میں رائے دی اور احراری ممبر مظہر علی اظہر غیر جانبدار رہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ آج اسمبلی میں ایک ہندو کانگرسی ممبر نے ایک قرارداد پیش کی جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ شرح آبیانہ میں پچاس فیصدی تخفیف کر دی جائے۔ بل کے محرک نے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے جس قدر روپیہ نہروں کی تعمیر پر خرچ کیا تھا۔ اس سے بہت زیادہ وصول کر چکی ہے۔ اس لئے اسے چاہیئے کہ آبیانہ میں کمی کر کے زمینداروں کی امداد کرے۔ اس کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ نہریں دو قسم کی ہیں بعض سے بے شک منافعہ ہوتا ہے مگر بعض سے خسارہ۔ اور منافع سے خسارہ پورا کیا جاتا ہے۔ یونینسٹ پارٹی کے ایک رکن نے ترمیم پیش کی۔ کہ تخفیف ۲۵ فیصدی کی کمی کر دی جائے۔ ابھی اس پر بحث جاری تھی۔ کہ اجلاس کا وقت ختم ہو گیا۔

شیلانگ۔ آج آسام اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جدید وزارت کے قیام کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے۔ حسب اعلان آج جدید وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونی تھی۔ لیکن سر محمد سعد اللہ صاحب نے اعلان کیا۔ کہ یہ تحریک آج مصلحتاً پیش نہیں کی جاتی۔ اور اسی سیشن میں کسی مناسب وقت پر پیش کی جائے گی۔

لنڈن یکم دسمبر۔ حکومت آسٹریلیا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۵ ہزار یہودیوں کو تین سال کے عرصہ میں اپنے ہاں آباد کرنے کا انتظام کیا جائے۔ جو یہودی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں اگر صنعتیں قائم کر سکیں گے۔ انہیں ترجیح دی جائے گی۔

دہلی یکم دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے پریوی کونسل میں جانے کی خبر غلط ہے۔ آپ اپنی موجودہ پوسٹ پر پانچ سال پورے کریں گے۔

ٹرلونڈرم یکم دسمبر۔ ٹراونکور سٹیٹ کانگرس نے فیصلہ کیا ہے کہ وائسرائے ہند کی آمد کے موقعہ پر پُر امن مظاہرے کئے جائیں۔ اور جلسوں کے ذریعہ وائسرائے کو موجودہ حکومت کی سخت گیری کی طرف توجہ دلائی جائے۔

دہلی یکم دسمبر۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈیفینس سکرٹری نے کہا کہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں ہندوستانی افواج میں ۱۸۳۲۶ اشخاص بھرتی کئے گئے۔ جن میں سے ۷۲۰۴ مسلمان ہیں۔ کوئی یورپین اس سال بھرتی نہیں کیا گیا۔

لاہور یکم دسمبر۔ پنجاب اسمبلی کے جو ہریجن ممبر وزارت پارٹی سے الگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے آج صدر کانگرس سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ اگر پنجاب میں ہمیں ایکٹ انتقال اراضی سے مستثنیٰ قرار دینے۔ دیہات میں رہائشی مکانات کے مالکانہ حقوق دلوانے۔ مڈل تک مفت تعلیم کا انتظام کرنے کا وعدہ کیا جائے۔ تو ہم کانگرس کے ساتھ شامل ہونے کو تیار رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عجیب احسان

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندرآباد سے اپنے ایک خط میں مجھے رقم فرماتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دور ثانی کے دوسرے سال کے لئے مطالبات کا اعلان فرما دیا۔ ابھی تک یہاں وہ نہیں آیا۔ لیکن میں اس کا انتظار کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ مالی مطالبہ میں اس سال کے لئے پانچ سو روپیہ بفضلہ تعالیٰ پیش کروں گا۔ اور یہ گذشتہ سال کے ادا کردہ چندہ سے پچیس فیصدی زیادہ ہے۔ میں اپنے محسن مولیٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ اپنے کرم سے مجھے ادا کرنے کی توفیق دیگا۔ اس لئے کہ اس نے ہمیشہ ہی کرم فرمایا ہے۔ اور میں اس کے حضور ناامید نہیں ہو سکتا بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ میری اس حقیر پیشکش کو اس نے قبول فرما لیا ہے۔ آج رات ہی میں نے خواب میں دیکھا جس کے بعد اٹھ کر پہلا کام یہ ہے کہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ ایک بڑا مجمع ہے میرے محترم بھائی شیخ اسمٰعیل صاحب سرساوی میرے پاس بیٹھے ہیں۔ آپ میرے سامنے آئے ہیں۔ اور میں نے پکار کر آپ کو بلایا اور کہا ہے۔ کہ میرا اس قدر چندہ اس سال کے لئے لکھ دو۔ اس کے ساتھ ہی میں نے حضرت اقدس کے ورود حیدرآباد کے موقعہ پر اپنے تبادلہ خیالات کا ذکر کیا۔ کہ میں نے حضرت سے کہا کہ یہ تحریک طوعی ہے اس میں کمی کی رخصت سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اور میں اٹھانا نہیں چاہتا۔ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میں فوراً تحریک کرنے والا ہوں۔ یہ ہر حال آپ کو یاد ہو گا۔ کہ میں نے گذشتہ سال الفضل میں ایک نوٹ لکھ کر احباب کو توجہ دلائی ہے کہ کمی کی رخصت یا اجازت کو ایک امتحان یقین کریں۔

میں تو یہی یقین رکھتا ہوں کہ مومن کا قدم آگے بڑھنا چاہیئے۔ نہ کہ پیچھے ہٹے۔ ہم کیا ہماری قربانیاں کیا مجھے تو اس کا نام قربانی رکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا احسان یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں اس صراط مستقیم پر چلانا چاہتے ہیں۔ جس پر چل کر انسان باخدا انسان بن کر اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتا ہے۔ دنیا اور اس کے لوازمات کو یہاں ہی چھوڑ دینا ہے۔ پھر کیوں ہم اسے ساتھ لے جانے کے طریق سے فائدہ نہ اٹھائیں بہرحال مجھے معلوم نہیں کہ حضور نے کیا اعلان فرمایا ہے۔ اور اس کے انتظار کی ضرورت بھی نہیں۔ زندگی کا کیا اعتبار۔ اس لئے میں یہ عریضہ اپنے وعدہ کے اظہار کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ یہ امر یاد رہے کہ میرا چندہ ہر قسم کا عرفانی فیملی کا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اسی وقت تک ان سب کا بار مجھ پر ہی ہے۔ گو میں ان میں سے ہر ایک کو کہتا رہتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ وہ خود بھی ادا کریں۔ اور جن کو طاقت ہوتی ہے وہ ضرور دیتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

میں اگرچہ کوئی خاص وقت ادائیگی کا نہیں لکھ سکتا۔ مگر رب محسن کے فضل سے امید کرتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ گذشتہ سالوں کی طرح وقت سے پہلے ادا ہو جائے گا۔ وباللہ التوفیق

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

عبدالاحمد قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی